مسجد شہید گنج کی واگزاری کے متعلق

میاں سر فضل حسین کا مدبرانہ اعلان

مسجد شہید گنج کا قضیہ چونکہ اب بہت زیادہ پیچیدہ اور نہایت نازک مرحلہ پر پہونچ چکا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کو حل کرنے کے لئے مسلمانوں کی راہ نمائی کرے ہیں وہ اصحاب بھی حصہ لیں۔ جو محض اس لئے خاموش تھے۔ کہ جن درد مند مسلمانوں نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ اور جو نہایت محنت اور مشقت برداشت کرتے ہوئے آئینی طور پر انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے کام میں دخل نہ دیا جائے۔ بلکہ انتظار کیا جائے۔ کہ ان کی مخلصانہ جد وجہد کیا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اب جبکہ نتیجہ توقعات کے خلاف برآمد ہوا ہے۔ اور الجھن اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ میاں سر فضل حسین صاحب کا اعلان جو انہوں نے حال ہی میں کیا ہے۔ نہایت باموقعہ اور برمحل سمجھا گیا ہے۔

اس اعلان میں میاں صاحب موصوف نے نہ صرف ہر ممکن پہلو کا ذکر کیا ہے بلکہ یہ بھی بتایا ہے۔ کہ ہر مرحلہ پر کیا کرنا چاہیئے لیکن اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آخری مرحلہ پر اپنی ذاتی خدمات پیش کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ:-

"جب ہم اپنی تمام کوششوں میں ناکام رہیں گے۔ تو میں آپ کو واضح طور پر نہایت صاف بیانی کے ساتھ بتا دوں گا۔ کہ میں ایسے وقت میں ذاتی طور پر کیا رویہ اختیار کرونگا۔ اور آپ کو کیا مشورہ دونگا"

اس مدبرانہ اعلان نے نہ صرف مسلمانانِ پنجاب کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی ہے بلکہ ان اصحاب نے بھی اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ جو شروع سے مسجد شہید گنج کی واگزاری کے لئے کوشش کر رہے۔ اور ہر قسم کی مشقت برداشت کر رہے ہیں۔ چنانچہ مجلس اتحاد ملت کے آرگن "زمیندار" نے اس اعلان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"مسلمانوں کو ان کی امداد حاصل کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ سر فضل حسین کے سیاسی خیالات کچھ ہوں۔ ان کی سیاسی روش کتنی ہی غلط رہی ہو۔ ان کی جدید انتخابی مہم میں کتنی ہی خامیاں ہوں۔ لیکن اگر وہ مسجد شہید گنج کے مسئلہ کو حل کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ تو مسلمان اس استعداد سے فائدہ اٹھانے میں کوئی پس وپیش نہیں کرینگے"

عقلمندی اور دوراندیشی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جو شخص اتنے اخلاص اور اتنے زور کے ساتھ اپنی خدمات قضیہ شہید گنج کے حل کرنے کے لئے پیش کرتا ہے۔ نہ صرف اس کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ بلکہ صمیم قلب سے اس کا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔ لیکن جہاں مجلس اتحاد ملت کے آرگن نے میاں سر فضل حسین صاحب کے اعلان کے متعلق مندرجہ بالا قابلِ قدر خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہاں ان لوگوں نے جو شروع سے مسجد شہید گنج کے حصول میں روڑا بنے ہوئے ہیں۔ اور طرح طرح کی مشکلات پیدا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مخالفت کی ہے۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن صدر احرار نے ایک تقریر کرتے ہوئے سامعین سے کہا:-

"وہ فضل حسین کی کوٹھی پر جائیں۔ اور مطالبہ کریں۔ کہ اس وقت وہ کہاں تھے۔ جب شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمان گولیوں کا نشانہ بنے"

اگر یہ الفاظ کسی ایسے شخص کے مونہہ سے نکلتے۔ جس نے شہید گنج کے سلسلہ میں گولیوں کا نشانہ بننے والے مسلمانوں کا ساتھ دیا ہوتا۔ یا ان کی کسی رنگ میں مدد ہی کی ہوتی۔ تو اور بات تھی۔ لیکن یہ کہ وہ شخص رہا ہے جس نے معہ اپنے ساتھیوں کے شہید گنج کے سلسلہ میں گولیوں کا نشانہ بننے والے مسلمانوں کے متعلق یہ فتوےٰ دیا۔ کہ وہ حرام موت مرے ہیں۔ اور مسجد شہید گنج کو مسجد ضرار بتایا۔ حالانکہ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جنہوں نے ہر مرحلہ پر مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ اور ہر تکلیف جو اٹھانی پڑی اٹھائی۔ وہ بڑی خوشی سے میاں سر فضل حسین کے اعلان کی تائید کر رہے۔ اور ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

اس سے صاف طور پر معلوم ہو سکتا ہے کہ مسجد شہید گنج کی واگزاری کی حقیقی تڑپ اور خواہش کن لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کے حصول کے رستہ میں روک بنکر کھڑے ہونے والے کون ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مولوی حبیب الرحمٰن یا کسی اور احراری کے مکان کو آگ لگی ہوئی ہو۔ اور ایک ایسا شخص جس کے خلاف ناخنوں تک زور لگانے میں ان کی زندگی گذری ہو۔ آکر کہے۔ کہ میں اس آگ کو بجھا کر مکان کو تودہ خاک سیاہ بننے سے بچا سکتا ہوں۔ تو وہ انکار کر دینگے یا کسی احراری کا بیٹا جان کنی کی تکلیف میں مبتلا ہو۔ اور ایک قابل ڈاکٹر جس سے اس احراری نے کبھی کوئی شریفانہ سلوک نہ کیا ہو۔ بلکہ ہمیشہ اس کے درپے آزار رہا ہو۔ اپنی خدمات پیش کر کے کہے۔ کہ وہ اس بچے کو موت کے مونہہ سے نکال سکتا ہے۔ تو اسکی پیشکش کو رد کر دیا جائیگا۔ ہرگز نہیں پھر مسجد شہید گنج کے متعلق ایک ایسے انسان کی خدمات کو رد کرنا جس کے تدبر جس کی عقلمندی اور جس کی معاملہ فہمی کی عام شہرت ہے

سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ کہ مسجد شہید گنج کی حفاظت کی خواہش لیڈران احرار کے دلوں میں اتنی بھی نہیں پائی جاتی۔ جتنی مسلمانوں سے لوٹے ہوئے روپیہ سے بنائے ہوئے مکان کی۔ یا بہر حال موت کا شکار ہونیوالے بیٹے کی۔ ورنہ اس سے انہیں کیا کہ مسجد شہید گنج کی واگذاری کیلئے کون اپنی خدمات پیش کرتا ہے۔ انہیں دیکھنا تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ مسجد کی حفاظت کی توقع پیدا ہوتی ہے۔ اسکو رد نہیں کرنا چاہیئے۔

انکے مقابلہ میں "زمیندار" نے ثابت کر دیا کہ انکی دلت والے مخلصانہ طور پر مسجد شہید گنج کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں انہیں جب معلوم ہوا۔ کہ سر فضل حسین بذات خود اس کے لئے کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے بخوشی خیر مقدم کیا۔ اور یہاں تک لکھدیا۔ کہ ہم اتنے تنگ نظر اور کوتاہ اندیش نہیں ہیں۔ کہ سیاسی اختلافات کی بناء پر خود اپنے مقاصد کی تکمیل سے بے پروائی برتنے لگیں۔ اگر سر فضل حسین مسجد شہید گنج کی گتھی کو سلجھا سکتے ہیں تو بسم اللہ وہ میدان میں آئیں۔ مسلمانوں کی مشکل کو حل کریں۔ مسلمان انکے ممنون احسان ہونگے۔ اور ادائے فرض کا شکریہ ادا کرینگے۔"

تمام مسلمانوں کو سر فضل حسین کے اعلان کا یہی جواب دینا چاہیئے۔ لیکن احرار نے اس موقع پر بھی ثابت کر دیا۔ کہ وہ ابھی تک مسجد شہید گنج کے حصول کی کوشش میں نہ صرف مسلمانوں کا ساتھ دینے کیلئے تیار نہیں۔ بلکہ اسی میں روکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ باقی رہا صدر احرار کا میاں فضل حسین صاحب پر اعتراض اس کا جواب صاف ہے۔ کہ وہ تو اس وقت ایبٹ آباد میں بیمار پڑے تھے۔ جب لاہور میں مسلمانوں پر گولی چلی۔ مولوی حبیب الرحمٰن مع دیگر احرار کے لاہور میں موجود ہوتے ہوئے کیوں دبک گئے تھے۔ اور کیوں باہر نہ آئے پس احرار کی طرف سے جو اعتراض میاں صاحب موصوف پر کیا گیا ہے۔ اسکے اصل مورد وہ خود ہیں۔ اور اس قسم کے بودے اعتراضات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انکا مقصد ہر موقع پر روڑا اٹکانا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے صاحبزادگان کی امتحان میں کامیابی

یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر بی۔ اے خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ علی گڑھ یونیورسٹی سے ایل۔ ایل۔ بی کے پہلے سال کے امتحان میں اعلےٰ نمبروں پر پاس ہوئے ہیں۔ اور فسٹ ڈویژن میں آئے ہیں۔ اسی طرح مولوی عبدالمنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اچھے نمبروں پر الیف۔ اے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

صرف دو دن رہ گئے احباب جلد توجہ فرمائیں

فہرست رائے دہندگان میں نام درج کرانے کی آخری تاریخ ۷ رجون ۱۹۳۶ء مقرر ہے۔ اس کے بعد کسی حقدار ووٹر کا نام درج نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے احباب فوری توجہ فرمائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ کسی احمدی حقدار ووٹر کا نام (مرد ہو یا عورت) فہرست رائے دہندگان میں درج ہونے سے رہ نہ جائے۔ (ناظر امور خارجہ۔ قادیان)

مخلصین کی طرف سے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۱۵ رمئی کا وہ روح پرور خطبہ جمعہ جو مخلصین کے دل کی راحت ہے۔ جب احباب کو بھیجا گیا۔ تو اس کو پڑھکر ان کے دلوں میں جلد تر تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کی رو پیدا ہو رہی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعتیں خوشی سے لبیک کہہ رہی ہیں چنانچہ جماعت راولپنڈی نے ماہ مئی میں -/۳۳۲ اور جماعت محمود آباد فارم نے -/۱۴۹۳۔ حیدرآباد دکن نے -/۲۸۴ اور آبادان نے -/۸۹۰ کی رقوم داخل کی ہیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع سے پایا جا رہا ہے۔ کہ ۱۵ رمئی کے خطبہ جمعہ نے مخلص احباب کے دلوں کو ہلا دیا۔ اور وہ اس چندے کو جسے انہوں نے اپنی مرضی اور خوشی سے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جلد سے جلد ادا کرنے کی فکر میں ہیں۔ بلکہ بعض مخلص احباب کو یہ فکر دامنگیر ہے۔ کہ اگر تحریک جدید کے وعدے کی رقوم ادا کرنیکا کوئی اور انتظام نہ ہو سکے تو چونکہ ہر انسان اپنی ضروری اور ہنگامی ضروریات کے پیش آنے پر قرض لیکر ان کو پورا کرتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ قرض لیکر بھی اس چندے کو جلد ادا نہ کر دیا جائے۔ اور احباب قرض لے کر بھی اس رقم کو ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ بھاگلپور کے ایک مخلص دوست حکیم ابوالخیر محمد سعید صاحب لکھتے ہیں:

"خاکسار نے تحریک جدید میں مبلغ -/۲۴ کا وعدہ کیا تھا۔ اور مئی سے سال کے اندر ادا کرنے کا وعدہ تھا۔ اس سے قبل بھی جلد ادا کرنے کے لئے حضور کے ارشادات شائع ہوتے رہے۔ مگر میں بعارضہ فالج بیمار تھا۔ دل ہی دل میں افسوس کرکے رہ گیا ماہ مئی میں یہ امید تھی۔ کہ پیداوار ہونے سے ادا کر سکونگا۔ مگر وہ بھی نہیں ہوئی۔ اور میں سخت علیل ہوں۔ خدا جانے زندگی وفا کرے یا نہ کرے۔ اس لئے مبلغ -/۲۴ کی رقم قرض لیکر تحریک جدید کے وعدے کو پورا کر رہا ہوں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اس قرض کے ادا ہونے اور صحت کامل کے لئے دعا کی درخواست کریں۔ نیز یہ بھی کہ آئندہ تحریک جدید میں شرکت کا موقعہ بلکہ زائد شرکت کا موقعہ اللہ تعالےٰ عطا فرمادے (احباب اپنے اس مخلص بھائی کی صحت کے لئے دعا کریں)

(۲) مولوی غلام نبی صاحب مصری جن کا وعدہ گزشتہ سال کی ادا شدہ رقم سے سوایا -/۲۷ روپے کا تھا۔ انہوں نے جلد پورا کرنے کے لئے -/۲۴ کی رقم قرض لیکر داخل کی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۳) مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت آبادان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت مخلص احمدی ہیں۔ مرکز سے جو آواز نکلتی ہے اس پر فوراً لبیک کہتے ہیں۔ گزشتہ سال کے چندہ تحریک جدید میں انہوں نے گو ماہوار دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر تین چار قسطیں ادا کرنے کے بعد بقیہ رقم قرض لیکر یکمشت بھیجدی۔ اور اپنا -/۳۰۳ کا وعدہ پورا کر دیا۔ دوسرے سال کے لئے ان کا وعدہ سوائی رقم ۸/۱۲/۴ اور اپنی بیوی کی طرف سے ۸/۱۲/۲ کا ہے۔ انہوں نے بذریعہ ہوائی ڈاک -/۶۲۵ کی رقم بھیجکر اپنا اور اپنی اہلیہ کا وعدہ پورا کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

(۴) بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی جو سلسلہ کے فدائی اور جاں نثار ہیں۔ اور جن کی آمد کے ذرائع من حیث لایحتسب ہیں۔ انہوں نے دوسرے سال کے لئے اپنا اور اپنے گھر والوں کا سوایا وعدہ مبلغ ۸/۱۸۷ کا کیا۔ حضور کے ۱۵ رمئی کا خطبہ سنکر انہیں بہت ہی فکر اور بے چینی پیدا ہوئی۔ کہ کسی طرح سے یہ اللہ کا قرض جلدی ادا ہو۔ اللہ تعالےٰ نے -/۱۵۳ کی رقم ان کو عطا کی۔ اور انہوں نے فوراً ادا کر دی جزاہ اللہ احسن الجزاء

(۵) سید محمد ہاشم صاحب ڈومیلی لکھتے ہیں۔ کہ کئی دنوں سے طبیعت میں ایک بے چینی اور اضطراب ہو رہا تھا۔ اور دل بار بار یہ کہہ رہا تھا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ چندہ تحریک جدید کا وعدہ جو اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہوا ہے۔ اور جس کے لئے جلد ادا کرنے کا بار بار اعلان ہو رہا ہے۔ جلد تر پورا ہو اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ آج وعدہ پورا کرکے بے چینی دور ہوئی۔

(۶) مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ محلہ دارالفضل سے لکھتے ہیں۔ کہ میں کئی دن سے بیمار ہوں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ ۱۵ رمئی ۱۹۳۶ء میں نے چارپائی پر لیٹے لیٹے پڑھا۔ اور اس کو پڑھکر اتنا اثر ہوا۔ کہ دل نے کہا۔ چندہ تحریک جدید کا وعدہ اپنا اور اپنی اہلیہ کا ابھی پورا کرنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے روپیہ کا انتظام کر دیا۔ جو ارسال ہیں۔

چونکہ زمیندار جماعتوں کے فصل کا موقعہ ہے۔ اور ۱۵ رمئی کا خطبہ جمعہ ان تک بھی پہونچایا گیا ہے۔ مگر ابھی تک ان کی طرف سے خاموشی ہے۔ اسی طرح جن شہری جماعتوں نے تاحال چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی انہیں جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

677 678

رہبانیت کے شرمناک نتائج

اسلام نے رہبانیت یعنی تمدنی، معاشرتی اور ازدواجی تعلقات سے بالکل کنارہ کشی اختیار کر لینے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے دُنیا اور اس کے لوازمات کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ انسان اس میں رہ کر ان تمام اشیاء سے جو خدا تعالےٰ نے پیدا کی ہیں۔ جائز رنگ میں فائدہ اٹھائے اور اس کی نعمتوں کا شکر کرے۔ تا کہ اس کے قرب اور معرفت میں ترقی کرے۔ قرآن کریم میں اس کیطرف اس طرح توجہ دلائی گئی ہے۔

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ۔ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ۔

سورہ بقرہ رکوع ۱۹

یعنی آسمانوں اور زمین اور روز و شب کے پے در پے آنے اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں چلتی ہیں۔ اور لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں۔ اور اس میں جو اللہ نے آسمان سے پانی اتارا ہے۔ اور پھر اس سے زمین کو اس کی ویرانی کے بعد آباد کیا۔ اور اس زمین میں ہر قسم کے چلنے والے جانور پھیلائے ہیں۔ اور ہواؤں کی گردش اور بادلوں میں جو آسمان کے درمیان کام میں لگائے گئے ہیں۔ اور زمین کی تمام اشیاء میں عقل والوں کے لئے نشانات ہیں۔

اس آیت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام کی تمام چیزیں جو دُنیا میں پیدا کی گئی ہیں۔ ایک عقلمند انسان کے لئے خدا تعالےٰ کی ہستی کا کافی ثبوت ہیں۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو جائز رنگ میں استعمال میں لانا ہر انسان کا فرض ہے۔ ورنہ اگر دنیا سے بالکل کنارہ کشی اختیار کر لی جائے۔ تو اس سے خدا تعالےٰ پر یہ الزام آتا ہے کہ اس نے تمام اشیاء بے فائدہ پیدا کی ہیں۔ اور اس سے خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے دُوری پیدا ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں اور بھی بہت سے نقصانات ہیں۔ مثلاً انسان ایک دوسرے سے میل ملاپ، محبت اور باہم تعاون کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور اگر سب کے سب لوگ رہبانیت اختیار کر لیں۔ تو اس دُنیا کا بہت جلد خاتمہ ہو جائے۔ کیونکہ نکاح نہ کرنے کی وجہ سے توالد و تناسل کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ پس رہبانیت چونکہ قانون قدرت اور انسانی فطرت کے صریح خلاف ہے۔ اس لئے اسلام نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔ اور اس کے مضرات سے اپنے پیروؤں کو بچایا ہے۔ لیکن دیگر مذاہب اس پر بہت زور دیتے ہیں اور آئے دن اس کے شرمناک نتائج سے دوچار ہوتے رہتے ہیں۔

جرمنی کے متعلق ایک تازہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ کوبلنز میں ایک فوجداری عدالت میں جرمنی کے مختلف حصوں کے راہب پادریوں کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ اس مقدمہ میں ۳۰۰ راہبوں کے خلاف یہ الزام ہے۔ کہ وُہ ایسی ناشائستہ حرکت کے قبیح جُرم کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ اور ایک نیم سرکاری رپورٹ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس تعداد میں بہت کچھ اضافہ ہوتا۔ مگر بہت راہب گرفتاری کے ڈر کے مارے ہالینڈ میں جا چکے ہیں۔

ان لوگوں نے بظاہر تو عبادت کرنے اور خدا کا قرب حاصل کرنے کی خاطر رہبانیت اختیار کی تھی۔ لیکن نتیجہ کیا ہُوا۔ یہ کہ بدترین بداخلاقی میں مبتلا ہو کر دُنیا میں ذلیل و رسوا ہُوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب اور لعنت کے وارث ہُوئے۔ ان ظاہر و باہر نقصانات سے اسلام میں رہبانیت کے ممنوع ہونے کی حکمت ظاہر ہے۔

اور اگر [illegible] معلوم ہو [illegible] ہوتا [illegible]

تحقیقاتی کمیشن کا ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف شعبہ جات کی پڑتال کے لئے جو تحقیقاتی کمیشن مقرر فرمایا ہے۔ اس کے سامنے اس وقت ان جائدادوں کی تحقیقات کا سوال درپیش ہے۔ جو مختلف مقامات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت شمار ہوتی ہیں۔ اس غرض کے لئے جملہ اُمراء و پریذیڈنٹ یا سکرٹری صاحبان انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ایسی تمام جائدادوں کے متعلق جو ان کے علاقہ میں صدر انجمن کی مملوکہ ہوں۔ جملہ تفصیلات ذیل کے نقشہ میں کمیشن ہذا کو جلد از جلد مہیا فرمائیں۔

یہ نقشہ جات اس اعلان کے شائع ہونے سے پندرہ روز کے اندر اندر بنام غلام محمد اختر (سٹاف وارڈن ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور و سکرٹری تحقیقاتی کمیشن) کے پاس پہونچ جانے چاہئیں۔

مورخہ ۳ - جون سنہ ۱۹۳۶ء غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن۔

نقشہ دریافت حالات جائداد صدر انجمن احمدیہ - قادیان

سوالات	جوابات
۱۔ محل وقوع (نام موضع - تھانہ - تحصیل و ضلع) ۲۔ قسم جائداد (مکانات - دکانات یا اراضی زرعی) ۳۔ اگر مکان یا دوکان ہے۔ تو پختہ ہے۔ یا خام - کس موقعہ پر واقعہ ہے۔ آبادی کے اندر ہے یا باہر بازار کلاں یا خورد سے کتنی دُور ہے۔ اگر کرایہ پر دیا جا سکتا ہے۔ تو کس قدر آمدنی سالانہ اس سے ہو سکتی ہے رہائشی ہے۔ تو تفصیل عمارت دی جائے۔ ۴۔ اگر زرعی اراضی ہے۔ تو کل رقبہ بہ تفصیل اقسام چاہی - نہری - بارانی - بنجر قدیم - غیر ممکن وغیرہ دیا جائے۔ بہ تفصیل نمبر خسرہ مندرجہ جمعبندی آخر۔ ۵۔ تشریح کی جائے۔ کہ آیا جائداد موصی کی واحد ملکیت یا قبضہ میں تھی۔ یا دیگر شرکاء کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اگر مشترکہ ہے۔ تو اس کی تقسیم کرانے میں کوئی روک تو نہیں ہے ۶۔ کیا یہ جائداد کاغذات سرکاری میں صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل ہو چکی ہے۔ اور اب اس کے استحقاق کے لئے کسی تنازعہ یا مقدمہ بازی کا احتمال تو نہیں ہے اور اب اس جائداد پر کس کا قبضہ ہے۔ اور اس کا انتظام اب کس طرح کیا جاتا ہے۔ ۷۔ اگر فروخت کی جائے۔ تو کیا جائداد کے مقامی خریداران ہیں۔ اور کیا قیمت دیتے ہیں۔ اور ایسے خریداروں کے نام معہ پتہ تحریر کئے جائیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ تحقیقاتی کمیشن۔	امیر - پریذیڈنٹ یا سکرٹری انجمن احمدیہ ...... مورخہ ....

صدر آل انڈیا کانگرس کے استقبال میں

آل انڈیا نیشنل لیگ کورز کی شرکت

فخر وطن صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس کے ورود لاہور کے موقعہ پر جیش رضاکاران نیشنل لیگ نے آپ کا شایانِ شان استقبال کیا۔ رضاکاروں کے ضبط۔ ان کی تنظیم اور ان کی تربیت نے جو انہیں دیگر (معدودے چند) رضاکاروں سے ممتاز کر رہی تھی۔ جہاں صدر محترم اور دیگر عہدیداران کانگرس سے خراجِ تحسین حاصل کیا۔ وہاں محب وطن مگر غیر متعصب اہل ہنود کے لئے بھی جاذب نظر ثابت ہوئی۔ ہندو اخبارات نے بھی جو ہمیشہ مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کرتے رہتے ہیں۔ اس مستحسن اقدام کا تعریفی الفاظ میں ذکر کیا۔ لیکن اس بارے میں احرار کو تو سانپ سونگھ گیا۔ البتہ ان کے سابقہ چیلے چانٹوں نے زبانِ طعن دراز کی چنانچہ اخبار "احسان" نے یہ خبر شائع کرتے ہوئے جہاں رضاکاروں کو ان کی سپاہیانہ وردی اور ہاتھ میں ڈنڈا رکھنے کی وجہ سے پولیس کے سپاہیوں سے مشابہ قرار دیتے ہوئے حکومت کو اکسایا ہے۔ وہاں اسی پرچہ میں جماعت احمدیہ کی آئین پسندی پر تمسخر اڑاتے ہوئے لکھا ہے۔

"پنڈت جواہرلال نہرو کا استقبال کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوئی ہے۔ کہ پنڈت جی نے پچھلے دنوں قادیانیوں کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں ہز ہائی نس سر آغا خاں اور قادیانیوں کے عقائد کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ یہ بھی ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ قادیانی کچھ ایسے ہیجڑے نہیں کہ ہمیشہ ڈپٹی کمشنر اور لاٹ صاحب کا استقبال ہی کیا کریں۔ یہ چاہیں تو پنڈت جواہرلال نہرو کا بھی استقبال کر سکتے ہیں"

اگر "احسان" نے اپنی آنکھوں پر تعصب اور عداوت کی پٹی نہ باندھی ہوتی۔ تو اسے اس قسم کی قیاس آرائی کی ضرورت نہ پیش آتی۔ اور وہ دیکھ سکتا۔ کہ اس استقبال کی غرض و غایت اس موٹو پر لکھی ہوئی تھی۔ جسے احمدی رضاکار تھامے ہوئے تھے۔ اور جس پر پنڈت جواہرلال نہرو کی تجویز کردہ "مجالس تحفظ حقوق شہریت" کے قیام کی تائید کی گئی تھی۔

احسان نے مزید لکھا ہے۔ "قادیانیوں نے کچھ دنوں سے ایک سیاسی انجمن قائم کر رکھی ہے۔ جس کا نام نیشنل لیگ ہے۔ اس انجمن کا مقصد قادیانیوں کے حقوق کی حفاظت ہے۔ کسی نے نیشنل لیگ کے ایک لیڈر سے پوچھا۔ کیوں صاحب آپ اپنے حقوق کی حفاظت کیونکر کرینگے؟ انہوں نے جواب دیا "ہمارا طریق کار وہی ہوگا۔ جو دوسری سیاسی انجمنوں کا ہے"... "تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ آپ سول نافرمانی بھی کرینگے" کہنے لگے "نہیں صاحب! سول نافرمانی تو ہم سے ہونے کی نہیں"

اس فرضی مکالمہ کے متعلق گزارش ہے۔ کہ ہم تو مذہبًا سول نافرمانی کو جائز نہیں سمجھتے اس لئے نہ پہلے اس کی تائید کی۔ اور نہ اب کر سکتے ہیں۔ لیکن اب تو وہ سیاسی انجمنیں بھی جو کبھی سول نافرمانی کو حفاظتِ حقوق کا مؤثر ذریعہ یقین کرتی تھیں۔ اور احسان کے پیشوایانِ دین کی جمعیۃ العلماء جو سول نافرمانی کو اسلام کا نہایت اہم حکم بتاتی تھی۔ وہ بھی اس کے تباہ کن اثرات کے باعث تائب ہو چکی ہے۔ انڈین نیشنل کانگرس جو ہندوستان کی عظیم ترین سیاسی انجمن ہے۔ اور جو کبھی سول نافرمانی کی دلدادہ تھی۔ اب جائز ذرائع اختیار کرنا مناسب سمجھتی ہے۔ چنانچہ کانسٹی ٹیوشن آف دی انڈین نیشنل کانگرس ترمیم شدہ در اجلاس بمبئی منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی پہلی دفعہ میں مندرج ہے۔ "انڈین نیشنل کانگرس کا مطمح نظر تمام جائز اور پُر امن ذرائع سے پورن سوراج (مکمل آزادی) حاصل کرنا ہے"

پس جبکہ آج نہ صرف عملی طور پر بلکہ اصول کے طور پر بھی سول نافرمانی کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ تو کوئی سمجھدار یا سیاستدان کسی سے یہ کیونکر مطالبہ کر سکتا ہے۔ کہ آپ سول نافرمانی بھی کرینگے" یہ محض اس دماغی پریشانی کا نتیجہ ہے۔ جو احمدیوں کے ہر میدان میں نمایاں طور پر قدم بڑھانے کی وجہ سے معاندینِ احمدیت کو لاحق ہو رہی ہے

ورنہ ہر محب وطن اس پر خوشی اور مسرت محسوس کر رہا ہے۔ چنانچہ کانگریس کا آرگن پیپل ۳۰ رمئی لکھتا ہے۔

"احمدیہ جماعت نے پنڈت جواہرلال نہرو کی لاہور ریلوے سٹیشن پر آمد کے موقعہ پر شاہانہ استقبال میں ممتاز حصہ لینے سے صحیح اور مفید مثال قائم کر دی ہے"

(محبوب عالم خالد)

عربی رسالہ "البشریٰ" کے متعلق احباب کا فرض

فلسطین سے عربی ماہوار رسالہ "البشریٰ" جاری ہے۔ یہ رسالہ قریبًا تمام ان ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں عربی زبان بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر ہو رہا ہے۔ مشرقی افریقہ سے برادرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنے خط میں لکھا ہے "خدا تعالےٰ کے فضل سے رسالہ البشریٰ کو عام مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ جن جن عربوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے اس رسالہ کی بہت تعریف کی" سماٹرا سے ایک بھائی جلال الدین نامی جنہیں اتفاقًا ہمارے رسالہ کا ایک نمبر مل گیا۔ مجھے لکھتے ہیں "حقًا انها لمن أوثق البشارة للشريعة السمحاء وابنائها الاطهار تجدد ما اندرس من معالم الدين وتحيي ما مات من عزائم المسلمين حياكم الله وزادكم بسطة في العلم وسعة في اظهار الشعائر الاسلامية" (ترجمہ) یقینًا یہ رسالہ اسلامی شریعت اور اس کے نیکوکار فرزندوں کے لئے زبردست بشارت ہے۔ یہ رسالہ دین کے مندرس حصہ کی تجدید کرتا اور مسلمانوں کے مردہ ارادوں کو زندہ کرتا ہے۔ خدا آپ کو زندہ رکھے اور علم میں زیادتی بخشے۔ اور اسلامی تعلیمات کے اظہار میں اور زیادہ وسعت عطا فرمائے"

احباب سے درخواست ہے۔ کہ براہِ کرم اس رسالہ کی خریداری منظور فرمائیں۔ ایک خریدار کے پیدا ہونے سے ایک رسالہ مفت بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ پس یہ ہم خرما و ہم ثواب کا موقعہ ہے۔ ہندوستان کے لئے چندہ سالانہ تین روپے ہے۔ غیر ممالک سے پانچ شلنگ۔ چندہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی معرفت یا مولانا محمد سلیم صاحب کو ادارۃ البشریٰ۔ جبل الکرمل۔ حیفا۔ فلسطین بھیجا جائے۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ قادیان)

دہلی میں مولوی عطاء اللہ نے توہین رسول کریمؐ کا ارتکاب کیا

دہلی سے محبوب علی صاحب ضیاء چوڑیگراں نے "قوم فروشی اور قومی غداری کا لاؤڈ سپیکر" کے عنوان سے ایک لمبا چوڑا پوسٹر شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے "ہندو پرست مولویوں میں سے عطاء اللہ بخاری ایک شخص ہے۔ جس نے انجمن سیف الاسلام کی بدولت دہلی میں بھان متی کا تماشہ دکھایا۔ مولوی کفایت اللہ صاحب نے تعارف کراتے ہوئے خوب فرمایا۔ خوش الحان مقرر۔ یعنی حضرت نہ عالم ہیں نہ فاضل صرف خوش الحان ہیں۔ اور صرف مقرر بخاری بھی صد باراں دیدہ ہیں۔ صدر جمعیۃ العلماء کے لہجہ کو سمجھ گئے۔ اور کھڑے ہو کر یہی کہا۔ کہ بھائی میں نہ عالم ہوں۔ نہ مفتی۔ میں تو صرف خوش الحان مقرر ہوں۔ صوفیوں اور عالموں کا خادم۔ ہم آج کی صحبت میں مختصر طور پر اسی خوش الحان مقرر کی تقریر کا خلاصہ پیش کرتے ہیں پڑھئے اور داد دیجئے "میں سچ کہدوں۔ اللہ میاں تو جیسے تھے ویسے تھے۔ وہ تو آدم کے زمانہ میں بھی تھے۔ عیسےٰ کے زمانہ میں بھی اور اسوقت بھی تھے جب انکا گھر بتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور کفار مکہ انکی پوجا کیا کرتے تھے۔ یہ عبداللہ کے یتیم لڑکے کا ہی دم تھا۔ کہ بت پرستی کی آلودگی سے خانہ کعبہ کو پاک کیا...

آئندہ پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کے متعلق ضروری معلومات

آئندہ پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کے اندراج کی آخری تاریخ ۶ جون ہے۔ اس کے بعد کوئی نام درج نہ کیا جا سکے گا۔ مسٹر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پرسنل اسسٹنٹ ریفارمز کمشنر پنجاب نے ۲۶ مئی کو اس مسئلہ کے متعلق ریڈیو سٹیشن لاہور سے ایک مفید لیکچر نشر کیا۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب اسے بغور پڑھیں اور فوری توجہ کریں:

جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت نئے آئین کو پنجاب میں نافذ کرنے کے سلسلہ میں خصوصاً آئندہ الیکشن کے متعلق انتظامات نہایت سرگرمی سے جاری ہیں۔ پنجاب کی موجودہ مجلس وضع قوانین کو پنجاب لیجسلیٹو کونسل کہا جاتا ہے۔ آئندہ آئین کے ماتحت اس مجلس کو بجائے کونسل کے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کہا جائے گا۔ اور اس کے ممبروں کی تعداد ۱۷۵ ہوگی۔ جو تمام کے تمام منتخب ہونگے اس کے لئے فہرست رائے دہندگان کا پہلا حصہ گذشتہ نومبر اور دسمبر میں تیار کیا گیا تھا۔ اس حصہ میں ان لوگوں کے نام تھے۔ جن کو مطلوبہ صفات حاصل تھیں اور جن کو بغیر ان کی اپنی درخواست کے درج رجسٹر کرنا محکمہ متعلقہ کا اپنا فرض ہے ایسے لوگوں کے نام دیہاتی علاقوں میں پٹواریوں اور قصباتی علاقوں میں محرروں نے ذاتی طور سے تحقیق کر کے خانہ بخانہ جا کر اور کاغذات مال اور دیگر کاغذات کو دیکھ کر درج کئے تھے۔ یہ فہرستیں اب پریس میں زیر طبع ہیں۔ فہرست رائے دہندگان کے دوسرے حصہ کی تیاری اب شروع ہے۔ اور تمام پنجاب میں ہر گاؤں اور ہر شہر میں اس کام کے لئے مناسب عملہ لگایا گیا ہے۔ اور یہ کام ۶ جون ۱۹۳۶ء تک جاری رہے گا۔ فہرست کا یہ حصہ ان اشخاص کے لئے ہے۔ جن کو کوئی دوسری صفت حاصل نہیں۔ اور جو خاص خاص صفات رکھتے ہیں۔ اور جن کے اندراج نام کے لئے ان کا بذات خود درخواست دینا لازمی ہے جب تک ایسے اشخاص اندراج نام کے لئے اپنی طرف سے درخواستیں نہ دیں۔ ان کا نام فہرست میں درج نہیں کیا جا سکتا۔ پبلک کی آگاہی کے لئے تمام اس قسم کے اشخاص و صفات جن کی بناء پر درخواست کی جا سکتی ہے۔ اور درخواست دینے کا طریق بیان کئے جاتے ہیں۔

(الف) اقوام مندرجہ جدول یعنی شیڈولڈ اقوام کے تمام اشخاص جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں۔ ان کے لئے صفت خواندگی۔

(ب) تمام دیگر اشخاص جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں۔ ان کے لئے پرائمری یا اس کے برابر اس سے کوئی بڑے تعلیمی امتحان کا پاس شدہ ہونا۔

(ج) تمام عورتیں جن کو اور کوئی صفت حاصل نہیں ان کے لئے۔

(۱) خواندہ ہونا۔

(۲) کسی ایسے شخص کی پنشن خوار ہو۔ یا پنشن خوار ماں جو حضور ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا افسر کمشنڈ یا سپاہی ہو۔

(۳) کسی ایسے شخص کی بیوی ہونا۔

(الف) جس پر گزشتہ مالی سال کے دوران میں انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔ یا صوبہ کے اندر کم از کم پچاس روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص کیا گیا ہو۔ (ب) جو حضور ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ پنشن خوار ڈسچارج شدہ افسر نن کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو یا (ج) تاریخ متعینہ یعنی یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے گذشتہ دو ماہ کے اندر مسلسل صوبہ کے اندر کسی ایسی جائداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو جس کی مالیت کم از کم چار ہزار روپیہ ہو جس کا سالانہ کرایہ کم از کم ۹۶ روپیہ ہو اس جائداد غیر منقولہ میں وہ اراضی شامل نہیں جس پر معاملہ زمین تشخیص ہو۔ یا (د) تاریخ متعینہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے گذشتہ بارہ ماہ کے اندر مسلسل اپنے حلقہ نیابت کی ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو۔ جس کا سالانہ کرایہ چھیانوے روپے ہو۔ اس جائداد غیر منقولہ میں وہ اراضی شامل نہیں۔ جس پر معاملہ زمین تشخیص کیا گیا ہو یا (ہ) صوبہ کے اندر کسی ایسی زمین کا مالک ہے۔ جس کا سالانہ معاملہ کم از کم پچاس روپے تشخیص کیا گیا ہو۔ یا (س) بموجب شرائط پٹہ اپنے حلقہ نیابت میں کم از کم تین سال کے لئے ایسی سرکاری زمین کا مزارعہ یا پٹہ دار ہو۔ جس کی بابت سالانہ لگان واجب الادا کم از کم ۲۵ روپیہ ہو۔ جب مزارع اور پٹہ دار کی طرف سے واجب الادا رقم فصل بہ فصل تشخیص ہو۔ تو سالانہ لگان قابل ادائیگی وہ رقم منظور نہیں ہوگی۔ جو تاریخ متعینہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے تین سال کے لگان واجب الادا کی سالانہ اوسط کے برابر ہو یا (ح) کسی زمین کے متعلق جس پر کم از کم پچیس روپے سالانہ معاملہ تشخیص ہو۔ ایسا حق موروثیت رکھتا ہو۔

تشریح - جس صورت میں ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں۔ تو وہ بیوی فہرست رائے دہندگان میں درج ہونے کی مستحق ہوگی۔ جس کے ساتھ اس کی سب سے پہلے شادی ہوئی تھی۔

مختصراً تمام عورتیں جن کے خاوند موجودہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے لئے جائداد کی بنا پر صفت رائے دہندگی رکھتے ہیں۔ جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ آئندہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے اب ووٹر بن سکتی ہیں۔ اور ایسی تمام عورتیں جو صرف پڑھ لکھ سکتی ہیں۔ ووٹر بن سکتی ہیں۔ تمام وہ مرد جنہوں نے پرائمری یا اس کے برابر یا اس سے کوئی بڑا امتحان پاس کیا ہے۔ وہ ووٹر بن سکتے ہیں۔ اچھوت اقوام کے لئے جن کو شیڈولڈ اقوام کہا جاتا ہے۔ ووٹر بننے کی صفت صرف پڑھا لکھا ہونا قرار دی گئی ہے۔ تمام درخواستیں درخواست دہندہ کے علاقہ پٹواری یا محرر یا ڈپٹی کمشنر کے مقرر کردہ کسی اور عہدہ دار یا تحصیلدار یا نائب تحصیلدار علاقہ متعلقہ یا ضلع کے افسر متعلقہ الیکشن کو دینی چاہئیں۔ یہ ضروری نہیں کہ درخواستیں اصالتاً دی جائیں درخواستیں دستی بھی دی جاتی ہیں۔ یا بذریعہ ڈاک یا کسی آدمی کے ہاتھ روانہ کی جا سکتی ہیں۔ بعض صورتوں میں درخواست پر تصدیق کی ضرورت ہے۔ یعنی خواندگی اور کسی تعلیمی امتحان پاس ہونے کی صفات اس قسم کی درخواستیں ٹھیک طور پر مصدقہ ہونی چاہئیں۔ درخواست دینے کے واسطے کوئی خاص فارم مقرر نہیں ہے۔ مگر جن امور کا درخواست میں ہونا ضروری ہے۔ وہ یہ ہیں۔

درخواست پر درخواست دہندہ کے اپنے دستخط ہونے لازمی ہیں۔ (ا) درخواست دہندہ کا نام ولدیت۔ ذات۔ عمر۔ پیشہ اور سکونت بصورت شادی شدہ یا بیوہ عورت کے ولدیت کی بجائے اس کے خاوند کا نام درج ہونا چاہیئے۔ ہر شخص جس کی عمر ۲۱ سال ہے ووٹر بننے کا اہل ہے۔ (ب) وہ صفت جس کی بناء پر فہرست رائے دہندگان میں اندراج نام کا دعوے کیا گیا ہے۔ (ج) اس بات کا اظہار کہ درخواست دہندہ نے فہرست رائے دہندگان میں نام درج کرنے کے لئے کوئی اور درخواست نہیں دی۔ (د) ایسے مزید امور جو قواعد کی رو سے مطلوب ہوں۔ خواندگی یا کسی تعلیمی صفت کی بناء پر اندراج نام کے دعوے کرنے والے ہر شخص کی درخواست ساری کی ساری درخواست دہندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہوگی۔ جس امر کو درخواست میں واضح کرنا ہوگا۔ کہ درخواست یا تو اس شخص کے روبرو لکھی جائیگی۔ جو ایسی درخواست لینے کا مجاز ہو۔ یا درخواست کے ہمراہ اس بات کی تصدیق ہوگی۔ کہ درخواست درخواست دہندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ جس تصدیق پر کسی مجسٹریٹ یا سب جج یا کسی گورنمنٹ لوکل باڈی یا منظور شدہ فوجی سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس یا گورنمنٹ کے گزیٹڈ آفیسر یا کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے کسی انسپکٹر یا کسی سب رجسٹرار کے دستخط ہوں گے۔ ہر اس شخص کو درخواست کے ہمراہ جو پرائمری یا اس سے کوئی بڑا تعلیمی امتحان پاس کرنے کی بناء پر اندراج نام کا دعوے کرے محکمہ تعلیم متعلقہ کے کوئی امتحان پاس کرنے کی سند ہوگی۔ یا اس سند کی مصدقہ نقل ہوگی جس پر کسی مجسٹریٹ یا سب جج یا افسر جاری کنندہ سند یا کسی گورنمنٹ یا لوکل باڈی یا منظور شدہ یا فوجی سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس یا گورنمنٹ گزیٹڈ افسر یا کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے کسی انسپکٹر یا کسی سب رجسٹرار کی تصدیق ہوگی

اگر درخواست دہندہ صرف پرائمری پاس ہو۔ تو اس کو اس پرائمری سکول کے رجسٹر داخل خارج کی ایک نقل جس سے یہ معلوم ہو۔ کہ اس نے پرائمری کا کورس پورا کیا ہوا ہے۔ پیش کرنی ہوگی۔ یہ نقل جاری کرنے والے افسر مجاز کی مصدقہ ہوگی۔

(ل) اگر درخواست دہندہ گورنمنٹ کا ملازم ہے یا کسی مقامی جماعت (لوکل باڈی) یا کسی ایسی جماعت کا جو انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء یا کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ ۱۹۱۲ء یا سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ء کے ماتحت رجسٹر شدہ جماعت کا ملازم ہے۔ تو یہ کافی ہوگا۔ کہ وہ اپنی درخواست کے ہمراہ اپنے دفتر کے افسر اعلیٰ کی دستخطی سند پیش کرے کہ وہ تعلیمی امتحان مندرجہ درخواست پاس کر چکا ہے۔

اس فقرہ کی اغراض کے لئے پٹواری گورنمنٹ کا ملازم متصور ہوگا۔

(ب) اگر درخواست دہندہ کسی ایسے عہدہ پر فائز ہے۔ یا ایسے کام میں لگا ہوا ہے جس کے لئے پرائمری یا اس سے کوئی بڑا تعلیمی امتحان پاس کرنا یا گورنمنٹ یا مقامی جماعت کے رد اج یا قاعدہ کی رو سے ایک ضروری شرط تھی۔ کہ درخواست دہندہ کا اپنا تحریری بیان کافی ہوگا۔ جس صورت میں صفت مطلوبہ خواندگی ہے۔ تو درخواست دہندہ کا اپنی درخواست اپنے ہاتھ سے لکھنا خواندگی کا کافی ثبوت متصور ہوگا۔ اگر درخواست دہندہ اپنی درخواست انگریزی میں لکھے تو متصور ہوگا کہ اس نے پرائمری امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی درخواست دہندہ انڈین آرمی کا تھرڈ کلاس تعلیمی سرٹیفکیٹ رکھتا ہو تو تصور کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے پرائمری کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ جو درخواست ایک بیوی کی طرف سے اپنے خاوند کی کسی صفت کی بنا پر دی جائے۔ اس میں خاوند کی وہ خاص صفت درج ہونی چاہیئے۔ جس کی بنا پر اندراج نام کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن اگر خاوند کا نام ما سوائے ذیلدار۔ انعامدار۔ سفید پوش۔ یا نمبردار ہونے کی صفت کے کسی اور صفت کی بنا پر پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی فہرست رائے دہندگان میں درج ہے۔ اور اس کی وہ صفت زائل نہیں ہوئی۔ تو درخواست دہندہ کے لئے اس امر کا بیان کر دینا کافی ہوگا۔ نیز اس کو چاہیئے۔ کہ اس امر کی وضاحت کر دے۔ کہ اس کا نام کس حلقہ نیابت یا ضلع میں درج ہے۔ ایک عورت کی طرف سے درخواست اس بناء پر دی جائے۔ کہ وہ کسی ایسے شخص کی پنشن خواہ بیوہ یا پنشن خوار ماں ہے۔ کہ ملک معظم کی باقاعدہ فوج کا افسر نن کمشنڈ آفیسر یا سپاہی تھا۔ تو اس درخواست کے ہمراہ پنشن سرٹیفکیٹ کے اوپر کے نصف حصہ کے اندراجات متعلقہ امور بالا کی نقل ہونی چاہیئے۔ اگر درخواست اصالتاً دی جائے۔ یا کسی کے ہاتھ روانہ کی جائے تو اصل پنشن سرٹیفکیٹ پیش کیا جاتا ہے۔ اور درخواست لینے والا افسر مجاز درخواست پر اس امر کی یادداشت نوٹ کر کے سرٹیفکیٹ واپس کر دے گا۔ ایسی درخواستیں جو ایک عورت کی طرف سے اپنے خاوند کی جائداد کی صفت کی بنا پر یا خاوند کی کسی فوجی صفت کی بنا پر دی گئی ہوں۔ زبانی بھی دی جا سکتی ہیں بشرطیکہ درخواست دہندہ درخواست پیش کرتے وقت دستاویزات مطلوبہ پیش کرے اگر ایسی دستاویزات پیش نہ کی جائیں۔ تو درخواست کو نامنظور کیا جا سکتا ہے۔

اس فہرست رائے دہندگان کی تیاری کی اغراض کے لئے ان اشخاص کے لئے جنہوں نے گذشتہ سال عارضی فہرست رائے دہندگان مرتبہ ۱۵ ارمئی تا ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء میں اندراج نام کے لئے درخواست کی تھی دوبارہ درخواست دینے کی ضرورت نہیں ان کے نام خودبخود اسی نئی فہرست میں درج کر دئے جائیں گے۔

شہروں میں ڈپٹی کمشنروں نے مناسب مقامات پر درخواستیں وصول کرنے کے لئے محرر تعینات کر دیئے ہیں۔ وہ ان مقامات پر سات بجے سے بارہ بجے دوپہر تک درخواستیں وصول کرنے کے لئے موجود ہونگے۔ ان کو ان اوقات کے درمیان ان مقامات پر درخواستیں اصالتاً یا وکالتاً دی جا سکتی ہیں جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۶ جون ۳۶ء ہے۔ امید ہے کہ وہ تمام اشخاص جو صفات مطلوبہ رکھتے ہیں۔ یا فہرست رائے دہندگان کی تکمیل میں کسی وجہ سے دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ درخواستوں کے متعلق تمام امور اور مفصل ہدایات ہر دفتر تحصیل ہر دفتر ڈپٹی کمشنر یا دفتر صاحب ریفارمز کمشنر بہادر پنجاب لاہور سے زبانی یا تحریری دریافت کرنے پر معلوم کی جا سکتی ہیں۔

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے نہایت ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ مطالبات تحریک جدید میں سے مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت بہت سے نوجوان جو بیکار تھے۔ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض خدا کے فضل سے صحیح طریق کے مطابق یعنی والدین اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری اور دفتر تحریک جدید کو اطلاع دے کر روانہ ہوئے ہیں۔ اور اپنی کارگذاری کی اطلاعات بھی وقتاً فوقتاً دفتر ہذا کو بھیجتے رہتے ہیں۔ لیکن بعض نوجوان از خود بغیر والدین سے منظوری حاصل کئے۔ اور دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیئے روانہ ہو گئے ہیں۔ مؤخر الذکر قسم کے لوگوں میں سے بعض کے متعلق بعض ناگفتہ بہ حرکات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جو یقیناً ایسے نوجوانوں کے لئے جو اپنے آپ کو تحریک جدید کے مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت نکلنے والے ظاہر کرتے ہیں۔ نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ جہاں اس اعلان کے ذریعہ ایسے نوجوانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہاں احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو نوجوان باقاعدہ صورت میں مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کو دفتر تحریک جدید کی طرف سے ایک تصدیقی سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ تا بوقت ضرورت اسے دکھا کر اپنی پوزیشن صاف کی جا سکے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن نوجوانوں کے پاس یہ سرٹیفکیٹ نہ ہو۔ احباب احتیاط سے ان سے سلوک کیا کریں۔

انچارج تحریک جدید

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ مشرقی افریقہ ٹبورا سے ۳۰ مارچ لغایت ۱۴ ار اپریل کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۶ اصحاب بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل لٹریچر سواحلی زبان میں تیار کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک حصہ۔ بخاری سے سو حدیثیں۔ اور نماز وغیرہ۔ مقامی سکول کے طلبا کو تبلیغ کی جا رہی ہے۔ قیدیوں کو تبلیغ کے لئے بھی ہفتہ میں ایک دن مقرر ہے۔ ان میں تبلیغ کرنے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ عرصہ زیر تبصرہ میں بعض عیسائی پادریوں سے مناظرے کئے گئے۔ چوبیس دن بعد نماز جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دیا گیا۔ بعد نماز مغرب قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔ مختلف موضوعات پر متعدد تقریریں کی گئیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے سامعین کی تعداد سو دو سو سے لیکر ایک ہزار تک رہی۔ علاوہ مختلف مقامات پر مجالس منعقد کر کے لوگوں سے مختلف مسائل دینیہ پر گفتگو ہوئی معززین سے ملاقاتیں کی گئیں۔ یوم التبلیغ مختلف مقامات پر نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ ٹبورہ میں پانچ ایکڑ زمین احمدیہ مشن قائم کرنے کے لئے حاصل کی گئی ہے۔ ایک ٹکڑا شہر میں مسجد کے لئے بھی خرید اگیا ہے۔ سواحلی رسالہ نمبر ۲ پریس میں ہے امید ہے ایک دو روز میں تیار ہو جائیگا

جاوا میں تبلیغ

مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل بیٹھ یا سنڈم سے لکھتے ہیں۔ جاوا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ عمدگی سے جاری ہے۔ یہاں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب باقاعدہ تبلیغی جلسہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بدھ کی رات کو بوگر میں جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ گارت اور جیبو میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ کام ہو رہا ہے۔ گارت میں محمد طیب صاحب باقاعدہ تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ یوم التبلیغ نہایت احسن طریق پر منایا گیا۔ احباب جماعت کو علیحدہ علیحدہ حلقوں میں تبلیغ
م کے لئے مقرر کر دیا گیا۔ اور وہ تمام دن تبلیغ میں مصروف رہے۔ تبلیغی اشتہار بھی تقسیم کئے گئے۔

سٹار ہوزری کی جرابیں استعمال کرنیوالے انکے متعلق کیا کہتے ہیں؟

میں نے سٹار ہوزری ورکس کی تیار کردہ جرابوں کے نمونے منگوا کر گھر میں بھی استعمال کرائے۔ اور دوستوں کو بھی دیئے ہیں اپنے تجربہ کی بناء پر یہ رائے دیتا ہوں۔ کہ اس کارخانہ کا تیار کیا ہوا مال جاپانی اور دیگر بازاری مال سے بدرجہا مضبوط خوشنما اور سستا ہے۔ اب مجھے یہ معلوم کر کے اور بھی خوشی ہوئی ہے۔ کہ کمپنی نے قیمتوں میں اور بھی کمی کر دی ہے۔ میں نے مورخہ ۳/۳۶ ۲ کو سٹار ہوزری ورکس کو دیکھا۔ سامان نہائت احتیاط۔ دانشمندی اور دیانتداری سے تیار کیا جاتا ہے۔

خاکسار:- حمید احمد کلرک برمار انفلز ببمبیو

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کم نہ ہو۔ یا رک نہ جائے۔ تو قیمت واپس مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی دیرینہ کیوں نہ ہوں۔ انکا معجزنما علاج ہے۔ چند دن کے اندر صحت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں۔ علاج شروع کر دیں۔ مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہوگا۔ قیمت دوائی للعہ۔ مریض کی عمر مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیجدیں۔ المشتہر:-

ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایل۔ ایم۔ پی۔ اینڈ۔ ایل۔ سی۔ پی۔ ایس۔ موگا۔ پنجاب

ضرورت

امیدواروں کی تار اور سٹیشن ماسٹری کے لئے ضرورت ہے الاؤنس اٹھائیس روپے۔ کرایہ وردی اور جگہ رہائش مفت فارم داخلہ قواعد کے لئے آٹھ آنہ روانہ کریں:-

ڈائرکٹر رائل ٹیلیگراف و ریلوے ڈیوٹی کالج لمبیئی نمبر ۴

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بیحد تقویت پہونچاتی ہے۔ اگر امتحان میں اول رہنا ہو۔ اگر مدبر اور عقلمند بننا ہو اگر جج بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہونچنا ہو۔ تو تریاق دماغ استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن۔ غبی انسان ہو۔ نہائت ذہین بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہونچانے میں لاثانی دوا ہے۔ جسکا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں استعمال کر کے دیکھئے۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دستے

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہائت غمگین ہیں کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونے والی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں۔ بصد شوق بہ ... استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہوگئیں۔ نہائت مجرب دوا ہے قیمت سے

تریاق جریان۔ دھات۔ رقت۔ تبخیر دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہوتا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش و خرم بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ۔ (نوٹ) فہرست دواخانہ مفت منگوائیے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے:- ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

محافظ اٹھرا گولیاں

ادلاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو: اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو: دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہائت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرتِ خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں:-

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا:-

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۲ جون۔ ایک مقامی اخبار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ایس راگھو تدرراؤ قائم مقام گورنر سی پی کو جنوبی افریقہ میں سر رضا علی کی جگہ گورنمنٹ ہند کا ایجنٹ مقرر کیا جائیگا

سری نگر ۲ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ کشمیر کی وادی میں ہیضہ کی وبا شروع ہو گئی ہے۔

روم یکم جون۔ مسولینی نے اتوار کو فوجی افسروں۔ نان کمشنڈ افسروں اور ان فوجی سپاہیوں کے رشتہ داروں میں جو جنگ میں مارے گئے ہیں تمغہ جات تقسیم کئے۔ آپ نے اپنے دو لڑکوں۔ داماد اور دیگر فلائنگ افسروں کے سینوں پر بھی تمغے لگائے۔

نینی تال ۲ جون۔ حکومت یوپی نے عبد الغفار خان کو بریلی جیل سے المورہ جیل میں تبدیل کرنے کا حکم دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خان عبد الغفار خان کی صحت خراب ہے اور وزن بھی کم ہو گیا ہے۔

الہ آباد ۲ جون۔ کل شام الہ آباد اور پرتاپ گنج میں طوفان باد آیا۔ جس کے نتیجہ میں مٹی گرات کے چھپر کھمبے گر گئے بے شمار درخت بھی جڑوں سے اکھڑ گئے۔

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) عام افواہ ہے کہ شاہ فاروق عنقریب لنڈن جانے والے ہیں۔ تاکہ وہاں جا کر اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔ چونکہ مصر کے دستور اساسی میں کوئی ایسی دفعہ نہیں۔ جس کی رو سے بادشاہ کو خارجی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے سے روکا جا سکے۔ اس لئے مصری پارلیمنٹ اور ریجنسی کونسل نے اس موضوع کو قطعی طور پر بادشاہ کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔

لنڈن ۲ جون۔ شہنشاہ ابی سینیا کل جبل الطارق سے بذریعہ جہاز عازم لنڈن ہو گئے۔

شملہ یکم جون۔ حکومت پنجاب نے تجربہ کے طور پر پنجاب کے سنتخبہ گریجوایٹوں کو زمین بتلانے کی جو سکیم تجویز کر رکھی ہے وہ عنقریب پایہ تکمیل تک پہنچنے والی ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت پنجاب عنقریب اس بارہ میں ایک بورڈ کی تشکیل عمل میں لانے والی ہے۔ جو متذکرۃ الصدر مقصد کے لئے گریجوایٹوں کو منتخب کریگا۔ حکومت پنجاب کا خیال ہے کہ سو سے زائد گریجوایٹوں میں سے ہر ایک کو دو مربع اراضی دے۔ اس سے پیشتر ان گریجوایٹوں کے قبضہ میں کسی قسم کی اراضی نہیں ہوگی اس کے علاوہ انہیں اراضی میں بذات خود کام کرنا ہوگا۔ اور زمین کو صرف مزارعین پر نہیں چھوڑنا ہوگا۔

شنگھائی یکم جون۔ شمالی چین میں حالات نہایت سرعت کے ساتھ تبدیل ہوئے ہیں۔ چینی سفیر مقیم ٹوکیو نے دفتر خارجہ میں جا کر شمالی چین میں جاپانی فوج کے اضافہ کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ وزیر خارجہ نے اس بنا پر کہ شمالی چین میں بدامنی پائی جاتی ہے۔ اس پروٹسٹ کو نامنظور کر دیا فوجی جرنیلوں کے نمائندے فوجی صورت حالات کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں۔ ٹینٹسین میں طلبا نے جاپانی فوجوں میں اضافہ کے خلاف بطور پروٹسٹ تین دن سے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ وہ کسانوں اور فوجی سپاہیوں پر زور دے رہے ہیں۔ کہ جاپان کی مخالفت کی جائے۔ چینی پولیس نے اس میں مداخلت نہیں کی۔

یروشلم یکم جون۔ یہودیوں نے ان جملہ غیر ملکی سفراء کو جو یروشلم میں مقیم ہیں دعوت دی تھی۔ کہ وہ ان کی نمائش میں جو اسی مہینہ میں ہوگی۔ تشریف لائیں۔ لیکن سفراء نے عذر خواہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ چونکہ فلسطین میں آج کل شورش برپا ہے۔ اس لئے ہم دعوت منظور کرنے کے لئے تیار نہیں۔

پیکن (بذریعہ ڈاک) چین کے صوبہ زیچوآن میں گزشتہ چار سال سے زبردست قحط پڑ رہا ہے۔ جس نے اب خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ بعض لوگ ایک ڈالر کے لئے اپنی لڑکیوں کو فروخت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ لوگ بھوک سے تنگ آ کر شہروں میں گھس جاتے۔ دوکانوں کو لوٹ لیتے اور مالداروں کا اغوا کر لیتے ہیں

رنگون (بذریعہ ڈاک) جمعیۃ اقوام کو نوٹس دینے کے بعد غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے ایک ہزار توپیں درِ دانیال پر بھیج دی ہیں۔ ان توپوں سے دنیا کے بڑے بڑے جنگی بیڑے کو حملہ کے وقت تباہ کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ہوائی جہازوں کو گرانے کی بہترین توپیں بھی مہیا کر دی گئی ہیں۔ تاکہ کوئی ہوائی جہاز فضائے ترکی پر نہ آ سکے۔ غازی موصوف نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جرمنی اور اٹلی کے موجودہ رویہ کے بعد ترکی کو بھی مدافعانہ قدم اٹھانا لازمی ہے

لاہور ۲ جون۔ کل شام ممدوٹ پارک میں مسلمانوں کی مختلف پارٹیوں کے نمائندوں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں مسجد شہید گنج اور مزار کاکو شاہ کے متعلق فیصلوں اور سر فضل حسین کے بیان سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا گیا۔ کافی بحث کے بعد ایک لیگل ڈیفینس کمیٹی مقرر کی گئی۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ یہ کمیٹی مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں اپیل دائر کرے۔ نیز مزار حضرت کاکو شاہ کے سلسلہ میں دیوانی دعویٰ دائر کیا جائے آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ سر فضل حسین سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں مسلمانوں کی راہنمائی کریں۔

کلکتہ ۲ جون۔ گذشتہ رات زبردست بارش کے نتیجہ کے طور پر شہر کے بازاروں میں سیلاب آگیا۔ گوہاٹی کا ایک پیغام مظہر ہے کہ نوگانگ کے علاقہ میں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ اور لوگ ریلوے کے ڈبوں میں پناہ گزین ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نوگانگ لوگوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام کر رہے ہیں۔ آسام ٹرنک روڈ دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

بمبئی ۲ جون۔ بمبئی یونیورسٹی کے ریڈ بہت سی تجاویز ہیں۔ اگر انہیں عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو اس وقت بمبئی یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں جو تعلیم دی جا رہی ہے اس کی نوعیت بالکل بدل جائے گی۔ ان تجاویز پر سینیٹ کی ۱۵ جون کو ہونے والی میٹنگ میں غور کیا جائے گا۔

رانچی ۲ جون۔ کل شام یہاں زبردست آندھی آئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔

قاہرہ ۲ جون۔ مصر کے وزیر خارجہ کو جو پیرس میں سیر و سیاحت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ہدایت ہوئی ہے۔ کہ وہ سر مائیلز لیمپسن ہائی کمشنر مصر سے لنڈن میں ملیں۔ سر مائیلز آج کل انگلستان اور مصر کے معاہدہ کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں۔

روم یکم جون۔ اٹلی کی مشرقی افریقہ کے مقبوضات کی کانسٹی ٹیوشن کو آج کیبنٹ کی میٹنگ میں منظور کر لیا گیا۔ اس کے ماتحت ایک وائسرائے مقرر کیا جائے گا۔ اور پانچ گورنر۔ صوبے مندرجہ ذیل ہونگے۔ اسلیریٹیریا (دارالخلافہ عسمارا) (۲) امیارا (دارالخلافہ گونڈرا)، (۳) گالاسڈ اس (دارالخلافہ جیما)، (۴) ہرار (دارالخلافہ ہرار)، (۵) سمالی لینڈ (دارالخلافہ مگادیشو) عدیس آبابا مشرقی افریقہ کا دارالخلافہ ہوگا کانسٹی ٹیوشن میں مسلم علاقوں میں عربی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

شملہ ۲ جون۔ آج وائسرائے ہند نے خارجہ اور سیاسی امور کے شعبہ کا معائنہ کیا اسکے بعد آپ نے ایک گھنٹہ دفتر اصلاحات میں گذارا۔ ان دفاتر کے افسروں۔ سپرنٹنڈنٹوں۔ برانچ

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی